میزان

تبصرۂ کتب

وخیر جلیس فی الزمان کتاب

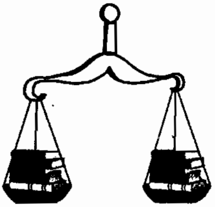

نام کتاب: بَلَغَ العلاءَ بکمالِہٖ   شاعر: خورشید ناظر

صفحات: ۳۲۰   ناشر: نشریات، اردو بازار، لاہور

ڈسٹری بیوٹر: کتاب سرائے، اردو بازار، لاہور فون 042-7320318

تبصرہ نگار: پروفیسر علی محسن صدیقی

''بَلَغَ العلاءَ بکمالِہٖ'' یہ عنوان ہے ایک کتاب سیرت نبوی علیٰ صاحبہا الصلوۃ والسلام کا۔ اس کے مرتب جناب خورشید ناظر صاحب ہیں اور ناشر لاہور کا ادارہ نشریات ہے۔ کتاب کے سرِ ورق پر ناشر نے اس قلمی کاوش کا اس بلند بانگ دعوے سے تعارف کرایا ہے۔ اردو میں ساڑھے سات ہزار اشعار پر مشتمل منظوم سیرتِ نبوی کا ایک مستند شاہ کار۔ اس تعارف سے مرعوب ہوکر کتاب کو نگاہ شوق و دست طلب سے راقم الحروف نے بڑی امیدوں کے ساتھ پڑھنا شروع کیا۔ مگر وائے ناکامی اس علمی ''شاہ کار'' میں دل و نگاہ کے لئے کوئی وجہ تسلی بات ہم دست نہ ہوئی۔ جناب خورشید ناظر نے اس علمی شاہ کار کو عروضی پیراہن پہنانے میں اپنی زندگی کے پانچ برس سے زیادہ صرف کئے مگر نثر کو عروضی قید و بند میں لانے کے علاوہ انہوں نے کوئی کمال نہیں کیا ہے۔ باذوق قاری کو ان ہزاروں اشعار میں سے چند بھی ایسے نہ ملیں گے، جنہیں ''شعر'' کہا جائے، کیونکہ شعر میں متخیلہ، جدتِ اظہار، ندرتِ ادا اور الفاظ کا دروبست ضروری ہے اور یہی اسے نثر سے ممتاز کرتا ہے۔ کتابِ حاضر میں نثری الفاظ کو شعری قالب میں ڈھالنے کے لئے جو عروضی سانچہ استعمال کیا گیا ہے، وہ بحرِ ہزرج مثمن سالم ہے۔ ہزرج کے معنی ہیں نغمگی، ترنم وطرب آفرینی لیکن اس مترنم بحر سے کوئی فائدہ نہ اٹھایا گیا اور کتاب نغمہ وطرب انگیزی کے اوصاف سے یک سر عاری و تہی دامن ہے۔ یوں اسے کتابِ نظم کے بجائے کتاب نثر کہنا مناسب ہے۔ میں سوچتا رہا کہ اس نثر کو کیا نام دوں۔ نثر یہ نہیں ہے کیونکہ یہاں وزنِ عروضی موجود ہے۔ یہ نثر مسجع بھی نہیں ہے کہ مسجع کی صنعتے

اسے دور کا واسطہ بھی نہیں ہے۔ نثر رجز اور نثر مقفیٰ بھی نہیں کہ نہ قافئے کا اہتمام ہے اور نہ رجز کا انصرام۔ ہاں! اسے ''نثر عروضی'' کا نام دیا جاسکتا ہے کہ بحر ہزرج مثمن سالم کے پیکر میں یہ نثر ڈھلی ہوئی ہے۔ سو اگر کتاب زیر نظر میں کوئی خوبی ہے تو وہ یہ ہے کہ اردو نثر کی ایک نئی قسم ''نثر عروضی'' دریافت ہوئی ہے اور اس کے لئے صاحبِ کتاب کو ہدیہ تبریک پیش کیا جاسکتا ہے، جس سے ان کی پنج سالہ محنت کی کچھ تلافی ہو جائے گی۔ اس طرح ناشر کو بھی مبارک باد دی جاسکتی ہے کہ کتاب کی جلد نہایت پختہ، دیدہ زیب و جاذبِ نظر ہے۔ ان گزارشات کے بعد کتاب سیرت نبوی علیٰ صاحبہا الصلوۃ والسلام کی خواندگی کا داعیہ پیدا ہوا کہ اگر محاسن مفقود ہیں تو کوئی مضائقہ نہیں، اگر معائب نہ ہوں تو بھی صاحب کتاب جناب خورشید ناظر یک گونہ لائق تحسین ٹھہریں گے لیکن یہاں بھی متعدد عروضی غلطیاں نظر آئیں، وھو ھذا۔

۱۔ عروضی اغلاط بالعموم بعض حروف کے اسقاط کی وجہ سے ہیں۔ خصوصاً یائے معروف کو بحر باہر کر دیا گیا ہے: ''لڑائی کے لئے تیاری کا آغاز ہوتا ہے'' (ص ۲۸۹) یا ''عمل میں بیعتِ ثانی بفضل ربی آئی ہے'' (ص ۱۹۳)

۲۔ بعض مقامات پر بحر ہزرج مثمن بھی اپنی حد سے تجاوز کر گئی ہے اور حروف خارج البحر ہو گئے ہیں: مثلاً ''کریں گے غور تو واضح یہ ہوتا ہے کہ ہر اک کام۔ دیا موزوں تریں اوقات میں آقا نے سرانجام'' ص ۱۸۷) یا ''مسلمانوں کی غالب حکمرانی ہو چکی تسلیم۔ جو جاری حکم ہوتے ان کو ملتی ہر طرح تعظیم'' (ص ۲۳۳)

۳۔ تنافرِ حروف کی مثالیں بہ کثرت ہیں مثلاً ''تھی مرضی یہ خدا کی کہ ملے اسلام کو طاقت'' (ص ۲۲۳)

۴۔ حشو و زوائد کی نہایت کثرت مثلاً ''وہ خوش اخلاق و خوش گفتار ہیں اور کرتی ہیں تقویٰ'' (ص ۱۶۳)

قصہ مختصر ان ''اشعار'' کی خوبیاں کہاں تک گنوں اور قارئین کو زحمت گوش و چشم دوں، اس مختصر گزارش پر اکتفا کرتا ہوں اور اپنی اس گفتگو کو ختم کرنے سے پہلے پروفیسر عبدالجبار شاکر، ڈائریکٹر جنرل بین الاقوامی اسلامی دعوہ اکیڈمی یونیورسٹی اسلام آباد کی ایک نسبتاً طویل تقریظ کے مطالعے کی دعوت دیتا ہوں۔ یہ تقریظ اغراق کے باوجود لائق مطالعہ ہے اور پروفیسر صاحب کی وسعت معلومات پر دلالت کرتی ہے۔

☆☆☆

نام کتاب: جواہر سیرت　　مولف: محمد حنیف جالندھری

صفحات: ۳۲۰　　ناشر: جامعہ خیر المدارس، اورنگ زیب روڈ، ملتان

تبصرہ نگار: ڈاکٹر حافظ حقانی میاں قادری

سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے بحر ذخار میں غواصی اور جواہراتِ سیرت چننے، انہیں ایک